داعیانہ معنویت کے اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(حکمت نبویہ کے تناظر میں مطالعہ)

ڈاکٹر فائزہ بلال*

The personality of Muhammad (PBUH) is uncompareable and unparallelable as a practical preacher and implementer of Islam.. This man moved not only armies, legislations, empires, peoples and dynasties, more than that, he removed the altars, the gods, the religions, the ideas, the beliefs and get the souls purified by His eloquent speeches, discussions, addresses, meetings with delegations, letters to state heads. His forbearance in victory, his ambition, which was entirely devoted to one idea and in no manner striving for an empire; his endless prayers, his mystic conversations with God, his death and his triumph after death; all these attest not to a firm conviction which gave him the power to restore a dogma. This dogma was twofold, the unity of God and the immateriality of God; the one overthrowing false gods with the sword, the other starting an idea with the words and He(PBUH) also proved himself as a role model as he acted what he said. In this article, the role of Muhammad (PBUH) as an ideal preacher and practitioner of Islam is being discussed in the perspective of names and titles of Muhammad (PBUH).

رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمی ہونے اور کسی درس گاہ کے فاضل نہ ہونے کے باوجود ایک مکمل ہادی، رہبر اور داعی تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کردار بطور مبلغ و داعی ہمہ جہتی اور کثیر پہلو عوامل پر استوار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات وخطبات، قلب نبوت سے منعکس کردہ وحی الٰہی کی ہی ایک صورت تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فصاحت وبلاغت کی سحر انگیزی سے ہر شخص مبہوت ہو جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت ورسالت کا پیغام بھی لوگوں تک پوری حفاظت کے ساتھ پہنچایا۔ صحابہ کرامؓ کے مسائل کا حل بھی پوری خدائی فراست سے فرماتے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی گئی اور دشمن کو لاجواب اور خاموش کرانے کے لیے بھی تیغ وحی کا استعمال فرماتے۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغ دین کی معنویت اور مقصدیت کو پوری شرح صدر کے ساتھ اُمت پر واضح کیا، خطبات، دعوات، تعلیمات ہر شکل میں قرآن کریم کو پیش کیا حتی کہ عملی نمونہ پیش کر کے فلسفۂ دعوت وتبلیغ اسلام کو عروج وکمال بخشا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمت کے لیے بہترین ہادی اور راہنما ثابت ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس حکمت سے تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا اُس میں ہمہ گیریت، جامعیت اور عالم گیریت کے نادر پہلو ملتے ہیں۔

* ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر (خواتین) صفدر آباد/ ہیڈ مسٹریس، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول، شیرو کی، تحصیل شیخوپورہ۔

ا۔ فلسفہ تبلیغ دین اسلام۔ حکمت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تناظر میں:

سیدنا المبلغ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مبلغ/تبلیغ کرنے والے):

﴿يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ﴾(۱)

''اے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کے رب کی طرف سے آپ پر جو نازل کیا گیا ہے آپ سب پہنچا دیجئے۔''

یعنی ہر وہ چیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی گئی اس کی تبلیغ واجب ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی تبلیغ کرنے کے ساتھ بندوں کی مصلحتیں واجب ہوں اور اس کے نازل کرنے کا مقصود ان کو مطلع کرنا ہو کیوں کہ بعض اسرار الٰہیہ کا افشاء کرنا حرام ہے۔(۲)

یعنی وہ تمام اُمور جن کا تعلق احکام کے ساتھ ہے ان کو پہنچا دینا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرض قرار دیا گیا ہے اور دیگر اُمور جیسا کہ اسرار خفیہ، آیات متشابہات، وقوع قیامت اور روح وغیرہ کی تبلیغ مقصود نہیں۔(۳)

عن جابر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ فی خطبة حجة الوداع قال وانتم تسألون عنی فما انتم قائلون قالوا نشهد انّك قد بلغت وادیت ونصحت فقال باصبعه السبابة یرفعها إلی السماء وینكتها إلی النّاس اللّٰهمّ اشهد ، اللّٰهمّ اشهد ثلث مرات.(۴)

''حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا تم سے میری بابت سوال کیا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ انہوں نے یک زبان ہو کر کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہنچا دیا، ادا کر دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیر خواہی کی اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اُٹھایا اور پھر لوگوں کی طرف نیچا کر کے فرمایا: اے اللہ تو گواہ رہ! اے اللہ تو گواہ رہ! ایسا تین مرتبہ فرمایا۔''

سیدنا البالغ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (احکام الٰہی پہنچانے والے):

﴿قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ﴾(۵)

''فرما دیجئے! اللہ کے لیے ہی پہنچنے والی دلیل ہے۔''

مراد یہ ہے کہ قوی دلیل تو اللہ کے پاس ہی ہے اور اس نے رسولوں کو تو دلائل اور معجزات بنا کر بھیجا ہے

اور ہر مکلف پر اپنے احکام کو لازم کیا ہے اور ہر مکلف کے لیے یہ کافی ہے کہ اُسے امر کی تعمیل کرنے یا نہ کرنے کا اختیار دیا ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام تو محض پہنچا دینا ہے۔(۶)

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیغامِ الٰہی کو مکمل طور اُمت تک پہنچا دیا ہے اور اپنا فرض مکمل طور پر ادا کر دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ایمان یا اعمال کے ذمہ دار نہیں ٹھہرائے گئے ہیں۔

سیدنا البلیغ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فصیح وبلیغ):

﴿وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا﴾۷)

''اور ان سے ان کی جانوں تک اثر کرنے والی بات کہیے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فصاحت وبلاغت میں مضمر سب سے بڑی خصوصیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کی اثر آفرینی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات دلوں تک اثر کرتی تھی۔

سیدنا المبعوث بالتبلیغ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (تبلیغ کے لیے مبعوث کیے گئے):

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغ اسلام کے اہم فریضے کو پوری ذمہ داری اور سنجیدگی سے قبول کیا۔ یہی وجہ ہے کہ بے شمار مصائب اور ان گنت رکاوٹوں کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہ آئی۔ آپ کا مکمل بھروسہ ذاتِ الٰہی پر تھا، اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا ایک اہم مقصد تبلیغ دین اسلام تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس اہم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لیے پوری طرح تیار اور راضی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کی کاز اور مشن احکامِ الٰہی کو لوگوں تک پہنچانا تھا۔

سیدنا المبلغ الرسالۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (احکام رسالت کی تبلیغ کرنے والے):

﴿وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ﴾(۸)

''اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو آپ نے اپنے اللہ کا ایک بھی پیغام نہیں پہنچایا۔''

مراد یہ ہے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغ مبارکہ کا اہتمام نہ کیا۔

عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم انما بعثنی اللّٰه مبلّغاً ولم یبعثنی متعنتاً.(۹)

''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے صرف تبلیغ کے لیے مبعوث فرمایا ہے اور مشکلات پیدا کرنے کے لیے نہیں بھیجا۔''

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کا ایک مقصد لوگوں کو دین اسلام کی حقیقت سے روشناس کروانا تھا۔

اُن سے ماقبل شرائع کے سخت احکامات کو دور کرنا اور اُن کی گردنوں سے رسوم بد اور قبیح رواجوں کے طوق کو اُتار پھینکنا تھا۔ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسان دین دے کر بھیجا گیا۔ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں سیدنا السمح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (آسان دین والے) اور سیدنا الناسخ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نسخ کرنے والے) بھی شامل ہیں۔

سیدنا البینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (واضح حجت):

﴿قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَكَذَّبْتُم بِهِ﴾ (۱۰)

''آپ فرما دیجئے! میرے پاس تو ایک دلیل ہے رب کی طرف سے اور تم اس کی تکذیب کرتے ہو۔''

اس سے مراد ہے کہ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر قائم تھے۔ اور قریش اس دلیل کو جھٹلاتے تھے یعنی جادو وغیرہ کہہ کر اور دلیل سے مراد قرآن مجید یا اس میں مذکور اللہ کی توحید پر دلیل ہے اور صاحب قرآن ہونے کی بدولت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ بھی دلیل ہے۔

﴿حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ﴾ (۱۱)

''حتی کہ ان کے پاس واضح دلیل آئی۔''

ایک تفسیری قول کے مطابق ''البینۃ'' سے مراد حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہیں۔ پاک صحیفوں کی تلاوت کرتے ہیں۔ حق و باطل میں فرق بیان کرتے ہیں، دین اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ (۱۲) اور البینات سے مراد معجزات بھی ہیں اور ان میں سب سے بڑا اور اہم معجزہ ''البیان'' کھولنے والی کتاب یعنی قرآن مجید ہے۔

سیدنا البیان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مقاصد کو کھولنے والے):

﴿عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾ (۱۳) ''(اور اس کو (ہر چیز) کے بیان کی تعلیم دی۔''

﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ (۱۴) ''(پھر اس کا (معنی) بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے۔''

یعنی جو احکامات اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائے اُن کو تفصیلاً بیان کرنا بھی اللہ کریم کی ذمہ داری ہے۔ اس میں دلیل یہ ہے کہ بیان خواہ اجمالی ہو یا تفصیلی ہر قسم کا بیان خطاب سے مؤخر ہو سکتا

ہے۔(۱۵) اور جہاں تک کھول کر بیان کر دینے کا تعلق ہے تو نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اصول وکنایات کو کھول کر بیان کر دیا جائے گا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذریعہ تبلیغ اس کو بالمقاصد تفصیلاً بیان کریں گے جب کہ بعد کے مجتہدین اس میں مزید غور وفکر کریں گے(۱۶)

اس نسبت سے نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی سیدنا صاحب البیان (بیان والے) بھی ہے۔(۱۷) یعنی نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احکام الٰہی کو کھول کھول کر بیان کرنے والے ہیں اور وضاحت سے سمجھانے والے ہیں۔

سیدنا المبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ظاہری شریعت والے):

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ﴾(۱۸)

''آپ فرما دیجیے کہ اے لوگو! میں تو صرف تمہارے لیے ایک واضح (طور پر) ڈرانے والا ہوں۔''

یعنی آپ پیغام حق کو سنانے میں ثابت قدم رہیے اور بالکل بھی دل برداشتہ اور آزردہ خاطر نہ ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی تند وتیز اور طنز آمیز باتوں کی پروا نہ کیجیے کیوں کہ ان کے یہ ہتھکنڈے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عذاب سے ڈرانے اور تبلیغی مشن سے نہیں روک سکتے۔(۱۹)

سیدنا المبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ظاہری شریعت والے):

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ﴾(۲۰)

''اور ہم نے تمام پہلے پیغمبروں کو (بھی) ان کی قوم کی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تا کہ ان سے (احکامات الٰہیہ) کو بیان کر دیں۔''

قرآن کریم کے عربی زبان میں نزول میں حکمت خداوندی یہ ہے کہ سامعین کے لیے اس کو سننا اور سمجھنا آسان ہے اور یہ ظاہری پہلو ہے جب کہ معنوی لحاظ سے آیات قرآنیہ میں واضح اور بیّن دلائل موجود ہیں۔ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قوم کے سامنے ان آیات بینات کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب قبائل کے کفار کے میلوں میں بہ نفس نفیس تشریف لے جاتے۔ ان لوگوں کو دین کی دعوت دیتے اور اُن کو خبر دیتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی مرسل ہیں اور فرماتے کہ میری نبوت کی تصدیق کرو اور (کفار کو) روکو حتی کہ میں ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے وہ احکام بیان کروں جو اللہ

نے مجھے دے کر بھیجا ہے۔(۲۱) یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے (احکامات) کو کھول کر بیان کرنے والے تھے تا کہ مخاطبین کو شک وشبہ نہ رہے۔

سیدنا المبین الاحکام للّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (احکام خداوندی کو بیان کرنے والے):

﴿ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴾ (۲۲)

''اور آپ پر بھی یہ قرآن اتارا ہے تا کہ جو مضامین لوگوں کے پاس بھیجے گئے آپ ان کو ظاہر کردیں تا کہ وہ ان کی فکر کیا کریں۔''

قرآن مجید فرقان حمید وہ عظیم معجزہ ہے جس کے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختص ہیں اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سننا اور دعوت کو ماننا لوگوں پر حجت ہے۔

سیدنا الصادع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (صاف صاف اعلان کردینے والے):

﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ﴾ (۲۳)

''جس چیز کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اس کا صاف صاف اعلان کردیں اور مشرکین کی پرواہ نہ کیجیے۔''

الصادع اسم فاعل ''صدع'' سے ہے یعنی جو دلائل سے باآواز بلند کلام کرے۔ الصدیع کا معنی پو کا پھٹنا ہے۔ یعنی اندھیروں اور اُجالوں میں جدائی کا ہوجانا یا شیشے کا کھل جانا یعنی کسی چیز کا کھل جانا اور جڑنا ناممکن ہوجائے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باآواز بلند کلام کیجئے، استعارہ ہے کہ جامع تبلیغ کیجئے اور حکم کو ظاہر کردیجئے یا جاری فرمادیجئے۔

ابن جریر عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب تک یہ آیت نہ اُتری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوشیدہ طور پر تبلیغ فرماتے تھے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرامؓ باہر نکلے اور کھلم کھلا تبلیغ شروع کردی۔ مجاہد بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد کھلم کھلا نماز پڑھنے کے ہیں۔ ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ اس آیت کی تفسیر کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو توحید و رسالت کی تبلیغ خصوصاً اپنی قوم اور عموماً تمام لوگوں کے لیے کرنے کا حکم دیا ہے۔(۲۴)

سیدنا المعلن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اعلان کرنے والے):

''وانذر عشیرتک'' کے مصداق نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے قریبی رشتہ داروں اور اپنی قوم کو

دین اسلام کی دعوت دی اور اُس کے بعد رفتہ رفتہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعوۃ الی اللہ کا یہ تبلیغی مشن عالمگیر تحریک کی صورت اختیار کر گیا۔

سیدنا الداعی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (دعوت دینے والے):

﴿یٰقَوْمَنَآ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَیُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ﴾ (۲۵)

''اے قوم! تم اللہ کی طرف بلانے والے کا کہنا مانو اور اس پر ایمان لے آؤ اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو دردناک عذاب سے محفوظ رکھے گا۔''

الداعی سے مراد یہاں ''داعی الی اللہ'' ہے یعنی جو توحید کی طرف بلائے اور اللہ کے احکام بیان کرے اور دین اسلام کی تبلیغ کرے۔

یعنی اہل مکہ رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم زبان، ہم جنس اور ہم علاقہ تھے۔ لہٰذا وہ اس بات کے زیادہ لائق اور حق دار تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت توحید کو قبول کرتے اور گرم جوشی اور خوش دلی کے ساتھ دعوت دین اسلام کو نہ صرف قبول کرتے بلکہ اس کی نشر واشاعت میں مددگار ثابت ہوتے۔ (۲۶)

قوم اور قبیلہ کو اولیت دینے میں حکمت یہ تھی کہ وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف عالیہ اور اخلاق حمیدہ سے خوب واقف تھے۔ اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) علامات النبوۃ سے خوب آگاہ تھے اور سب سے بڑھ کر یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم جنس اور ہم زبان تھے، ان سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کو کون سمجھ سکتا تھا۔

سیدنا الداعی إلی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اللہ کی طرف دعوت دینے والے):

﴿وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا﴾ (۲۷)

''اور آپ اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپ روشن چراغ ہیں۔''

اس آیت مبارکہ میں فلسفۂ تبلیغ اسلام کی ابدیت پر ایک خوبصورت دلیل مضمر ہے۔

غلام رسول سعیدی بیان کرتے ہیں:

''اس آیت مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراج یعنی چراغ کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے حالانکہ سورج کی روشنی چراغ سے زیادہ ہوتی ہے، لیکن ایک سورج سے دوسرا نہیں بنتا لیکن ایک

چراغ سے دوسرا چراغ ضرور روشن ہوتا ہے بشرطیکہ چراغ میں روشن ہونے کی صلاحیت ہو۔" (۲۸)

دعوت توحید کی ضیاء قلوب در قلوب منتقل ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ؓ نے قولاً اور فعلاً تبلیغ اسلام کا مشن سنبھالا اور اُس کے بعد علماء وصلحائے اُمت نے یہ عظیم فریضہ نبھایا اور دعوت الی اللہ کا یہ ازلی مشن قیامت تک جاری وساری رہے گا۔

"سراجاً منیراً" میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی ابدیت، شمولیت اور عالمگیریت پر دلیل ہے

سیدنا الدعوۃ التوحید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (توحید کے داعی):

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبلیغی مشن کا مرکزی نکتہ لوگوں کو توحید اور اُس کے بنیادی تقاضوں سے روشناس کروانا تھا اور شرک وجہالت سے متنفر و بیزار کروانا تھا۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر حال میں تبلیغ دین اسلام کے فریضہ کو خوب نبھایا اور لوگوں کو خلوت وجلوت میں پیغام توحید کو قبول کرنے کی دعوت دی۔

سیدنا المنادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (دعوت توحید دینے والے):

یعنی وہ اللہ اور اُس کی توحید کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ منادی سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں یعنی جو دعوت الی اللہ دین اور حق کی طرف مدعو کریں۔ (۲۹)

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل جہاں کے امام، قائد اور ہادی برحق ہیں۔ لوگوں کو دین اسلام کے لیے پکارنے اور بلانے والے ہیں۔ بحیثیت سردار کل عالم پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احترام واجب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو براہ راست پکارنے اور مخاطب کرنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔

سیدنا القائل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حکم فرمانے والے):

حاضر کا حق ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات، قول یا دعوت کو بصد احترام متوجہ ہو کر خاموشی سے سنے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو اللہ کا قول جانے اور اُس پر عمل پیرا ہو کر اُس کی قدر کرے۔ اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عین حق پر مبنی اور بعینہٖ حق تعالیٰ ہے۔

سیدنا المُرشد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ارشاد فرمانے والے):

والرُّشد الاستقامة على طريق الحق مع تصلب فيه. (۳۰)

"اور رُشد سے مراد سچے راستہ پر سختی سے ثابت قدم رہنا ہے۔"

یعنی راہ حق پر قائم رہنے والا اور لوگوں کو راہ حق بتلانے والا۔

سیدنا ذوالرشاد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (صاحبِ ہدایت):

﴿وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ﴾ (۳۱)

''اور میں تمہیں ہدایت کا راستہ دکھاتا ہوں۔''

رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہادی اور رشید ہیں، حسن، قتادہ، عطا اور ابن زید نے کہا ہے کہ صاحب ارشاد سے مراد اسلام کی دعوت دینے والا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور رشید سے مراد سیدھا راستہ دکھانے والا ہے۔ (۳۲) اسی نسبت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک اسم مبارک سیدنا الرشید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سیدھا راستہ دکھانے والا) ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب رُشد اور ہادی برحق ہیں اور مرشد برحق ہیں (یعنی حق فرمانے والے ہیں)۔

سیدنا الناطق بالحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سچ بولنے والے):

﴿مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ○ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ﴾ (۳۳)

''اور نہ تمہارے ساتھی راہ حق سے بھٹکے اور نہ غلط راستہ ہو لیے اور نہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
اپنی خواہش نفسانی سے باتیں بناتے ہیں۔''

اللہ کریم نے فرمایا: ''ماضل'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی راہ راست کو ترک نہیں کیا۔ پھر فرمایا ''وما غوٰی'' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی راہ راست کے خلاف نہیں چلے، خلوت میں نہ جلوت میں، نہ ایام طفولیت میں نہ ایام شباب میں، اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور تبلیغ دین کی ذمہ داری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سونپی تو وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے وہ پہلے بھی پاکیزہ اور پارسا تھے اور اب ہادی اور رہنما ہیں۔ (۳۴)

یعنی اس آیت مبارکہ میں ان مشرکین کے گمان کا رد ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کو شعر و شاعری کہتے یا یہ کہتے کہ کوئی علم والا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھاتا ہے اور وہ علیم ذات تو رب کریم ہی کی ہے۔ وحی عام ہے خواہ جلی ہو یا خفی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمّی ہونا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبلغ برحق ہونے پر ایک پختہ دلیل اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں معجزہ ہے۔

سیدنا الاُمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اُمی نبی):

﴿الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ﴾ (۳۵)

''وہ لوگ جو نبی امی کی پیروی کرتے ہیں۔''

صالحی بیان کرتے ہیں کہ اگر ''الامی'' سے ماں کی طرف نسبت لی جائے تب بھی اس سے یہی مفہوم اخذ ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویسے ہی رہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ماں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنا۔(۳۶) پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان پڑھ ہونا آپ کے حق میں معجزہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فصاحت وبلاغت پر دلیل ہے۔

سیدنا الشاھد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **(گواہی دینے والا):**

﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾(۳۷)

''اور اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین اُمت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور یہ رسول تمہارے حق میں گواہ ہو جائیں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اسم مبارک میں فلسفہ تبلیغ یہ ہے کہ حاضر کے سامنے انسان گناہوں سے گریزاں ہوتا ہے اور اُس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے نیکی طرف مائل ہوتا ہے جب کہ دوسرا پہلو یہ ہے کہ جب روز قیامت ہر نبی سے تبلیغ دین کا سوال ہوگا اور اس کی قوم مکر جائے گی کہ نبی نے تبلیغ کی تب اُمت محمدیہ گواہ بنے گی کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خبر دی ہے کہ تمام انبیاء کرام نے پوری طرح تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا تھا۔(۳۸) اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے اعمال پر بھی گواہ ہوں گے۔

سیدنا البشیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **(خوشخبری سنانے والے):**

﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ﴾(۳۹)

''ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو سچا دین دے کر بھیجا کہ خوشخبری سناتے رہیے اور ڈراتے رہیے اور جہنمیوں کے متعلق آپ سے کوئی سوال نہیں کیا جائے گا۔''

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ کو ایمان والوں کے لیے خوشخبری بنا کر بھیجا گیا۔

سیدنا المبشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **(بشارت دینے والے):**

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾(۴۰)

''اے نبی مکرم! ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اس شان کا نبی بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ

ہیں، بشارت دینے والے، ڈرانے والے ہیں۔"

﴿فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا﴾(۴۱)

"سو ہم نے قرآن کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زبان (عربی) میں اس لیے آسان نازل کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے ذریعے متقین کو خوشخبری سنائیں اور جھگڑالو (قوم) کو ڈرائیں۔"

اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید فرقان حمید کو اہل مکہ کی زبان یعنی عربی زبان میں ہی نازل کیا گیا۔ "لتبین للناس" (تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو کھول کر لوگوں کے لیے واضح کرسکیں) اور اس میں حکمت کی سہولت دیں تاکہ غوروفکر کرنے والوں کے لیے اس میں آسانی ہو اور فہم کا اس کو قبول کرنا مشکل نہ ہو جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے ان کے لیے خوشخبری اور بشارت ہے اور لدا سے مراد جھگڑالو شخص ہے۔

ابوعبیدہ کے نزدیک جو حق قبول نہ کرے۔ حسن نے کہا جو شخص حق سننے سے بہرا ہو جب کہ ابن عباس بیان کرتے ہیں جو سخت جھگڑالو ہو اس لیے کہ ڈرا دھمکا کر سمجھانا کیوں کہ جھگڑالو اور ترش رو انسان کے لیے یہی طریقہ تبلیغ ہے۔(۴۲)

سیدنا النذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ڈرانے والے):

﴿أَنتَ نَذِيرٌ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ﴾(۴۳)

"آپ تو صرف ڈرانے والے ہی ہیں اور پورا اختیار رکھنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔"

اس آیت مبارکہ میں واضح طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دل جوئی فرمائی گئی ہے کہ کفار کے طعن و تشنیع کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو تنگ دل ہوں، نہ دل آزار اس لیے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر معجزہ طلب کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو واضح طور پر ان کو عذاب سے ڈرانے والے ہیں کہ کہیں وہ ایمان لے آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام تو محض اللہ کے احکامات پہنچانا ہے۔ آخرت میں نافرمانی کے نتیجے میں عذاب کی وعید سنانے والے ہیں اور نفسیاتی طور پر گناہوں اور معاصی سے نفرت دلانے والے ہیں۔

سیدنا نذیر العریان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کھلے طور پر ڈرانے والے):

"نذیر العریان" سے مراد یہاں ہے واضح طور پر ڈرانے والے، باخبر اور آگاہ کرنے والے۔ اور عریان سے مراد ہے واضح کرنا، ننگا یا کھلا یعنی سب کچھ کھول کر بیان کرنا۔

سیدنا المجاھد بالقرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (قرآن کے کی مدد سے جہاد کرنے والے):

﴿فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا﴾(۴۶)

''سو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کی خوشی کا کام نہ کیجئے اور قرآن کی مدد سے ان کا زور وشور سے مقابلہ کیجئے۔''

یعنی نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآنی آیات اور احکام بینہ سے استدلال واستنباط کے ذریعے کافروں کے اعتراضات اور انکل پچو قیاس آرائیوں کا جواب دیتے ہیں۔

سیدنا المجاہد باللسان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (زبان کے ساتھ جہاد کرنے والے):

دلیل وزبان سے جہاد کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ ایک تو کفار کے شکوک وشبہات کھل کر سامنے آجاتے ہیں۔ ان کے اعتراضات پر مدلل جوابات سے دین اسلام کی تبلیغ اور پرچار ہوتا ہے اور دوسرا مخالف کے ایمان لانے کی گنجائش باقی رہتی ہے۔

سیدنا حجۃ البالغۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (دلیل محکم):

﴿لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ﴾ (۴۷)

''تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کے لیے اللہ پر کوئی عذر باقی نہ رہے۔''

عبید اللہ انصاری لکھتے ہیں:

قل فللّٰہ حجۃ البالغۃ بالکتاب والرسول والبیان. (۴۸)

''حجۃ البالغہ سے مراد، کتاب، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور واضح بیان ہے۔''

۲۔ مناہج تبلیغ اسلام۔ فراست محمدی کے آئینے میں:

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغ اسلام کے لیے متنوع مناہج اور کثیر الجہات انداز اختیار فرمائے اور تبلیغ اسلام کی ذمہ داری کو کمال حد تک سرانجام دیا۔

سیدنا الاعراب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اعلیٰ عربی جاننے والے):

حضرت یحییٰ بن یزید سعدی ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تم (لوگوں) سے اونچی عربی جانتا ہوں کیوں کہ میں قریش خاندان سے ہوں اور میری زبان حلیمہ کے خاندان بنی سعد سے ہے۔ (۴۹) نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام فصاحت وبلاغت کی حدوں کو چھوتا تھا۔

جہاں بات کو طول دینا اور تفصیل سے پیش کرنا مقصود ہوتا وہاں شرح وبسط سے کام لیتے، جہاں اختصار مقصود ہوتا وہاں اختصار وجامعیت سے کام لیتے۔ کلام میں نامانوس اور سوقیانہ الفاظ کبھی استعمال نہ فرمائے۔

سامع کی ذہنی سطح کے مطابق کلام فرماتے۔ جب کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طویل تقریر فرماتے تو وہ بھی مختصر مگر پر مغز جملوں میں فرماتے۔(۵۰) خطبہ حجۃ الوداع آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعجاز کلام کی بین دلیل ہے۔

سیدنا اعرب العرب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (تمام عرب سے زیادہ عربی جاننے والے):

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أنا ابن عبدالمطلب أنا اعرب العرب ولدتنی قریش ونشأت فی بنی سعد بن بکر فانی یاتینی اللحن.(۵۱)

''حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں عبدالمطلب کا پوتا ہوں اور تمام عرب میں سے فصیح ترین عربی ہوں، مجھے قریش نے جنا اور میں نے بنی سعد قبیلے میں نشوونما پائی۔''

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے غیب کے چشمے پھوٹتے تھے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وحی سے منور ارشادات نہ ہوتے تو دنیا بدنظمی اور انتشار کا شکار ہو کر تاریکی میں ڈوبی رہتی۔

سیدنا افصح العرب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عرب کے فصیح ترین (مخص)):

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان افصح العرب لسانا و اوضحھم بیاناً واعذبھم نطقاً واسدھم لفظاً وابینھم لھجۃ واقومھم حجۃ.(۵۲)

''حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب میں سب سے زیادہ فصیح اللسان تھے اور ان میں سے واضح بیان، شیریں زبان اور بہت پختہ الفاظ اور بہت ظاہر لہجے والے اور بہت مضبوط دلیل والے تھے۔''

سیدنا افصح الناس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فصیح ترین):

عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افصح الناس.(۵۳)

''حضرت بریدہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ فصیح اللسان تھے۔''

سیدنا الفصیح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فصیح):

عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت کان کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلا

يفهمه كل أحدا لم يكن يسرد سردا۔ (۵۴)

''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کے جدا جدا الفاظ تھے، ہر کوئی سمجھ لیتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیز زبان نہ تھے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فصاحت کی وادیوں سے ایسے چشمے پھوٹے، جن سے جاہلیت کے ریگستان سرسبز و شاداب نخلستانوں اور ایسے بہتے آبشاروں میں تبدیل ہو گئے جہاں ایمان سے لبریز دل اپنے آپ کو ازلی اور ابدی سمندروں کی طرف رواں دواں پاتے ہیں۔

سیدنا البلیغ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بلیغ):

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جامع کلمات دیے گئے تھے اور دانائی کی باتوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص کیے گئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام عرب کی زبان سمجھتے تھے اور ہر قوم سے ان کی زبان میں خطاب فرماتے تھے اور ان کے محاورہ کو استعمال کرتے تھے اور ان کی بلاغت کو بیان کرتے تھے۔ (۵۵)

فصاحت وبلاغت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مثال آپ تھے۔

سیدنا المؤتی بالجوامع الکلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جوامع الکلم عطا کیے گئے):

عن أبی هريرة رضی الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فضلت على الأنبياء بست اعطيت بجوامع الكلمو نصرت بالرعب وأحلت لی المغانم وجلعت الأرض طهورا ومسجدا وأرسلنا إلى الخلق كافة وختم بالنبيون. (۵۶)

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے۔ میری رعب کے ذریعے مدد کی گئی اور میرے لیے غنیموں کو حلال کر دیا گیا اور میرے لیے تمام زمین پاک کر دی گئی اور نماز کی جگہ بنائی گئی اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا اور میرے اوپر نبوت ختم کر دی گئی اور میں خاتم النبیین ہوں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فراست کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جوامع الکلم عطا کیے گئے۔ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغ کے ایسے جامع اور کامل اسلوب اپنائے کہ اس کی مثال نہیں ملتی مثلاً اسلوب تقابل، پہلے اجمال پھر تفصیل، اسلوب استفہام، عمدہ استفسار، سوال کی اجازت تشبیہ وقیاس کا استعمال،

مثالوں کے ذریعے وضاحت، غیر متوقع غلطی پر اظہار خفگی اور لائق اور قابل مخاطبین کی عزت افزائی اور تحسین شامل ہیں۔

سیدنا المرتسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **(ٹھہر ٹھہر کر کلام کرنے والے):**

عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ یقول کان فی کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترتیل أو ترسیل.(۵۷)

''حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف بات کرتے تھے۔''

سیدنا الکلیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **(بلند آواز):**

عن انس رضی اللہ عنہ إنہ کان إذا تکلم بکلمۃ اعادۃ ثلاثا حتّٰی تفھم عنہ واذا اتی علی قوم فسلم علیھم ثلثا.(۵۸)

''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی کلام کرتے تو تین مرتبہ اس کی تکرار کرتے حتیٰ کہ اس کا مطلب اچھی طرح سمجھ لیا جائے اور جب چند لوگوں کے پاس تشریف لاتے تو ان کو سلام کرتے تو تین مرتبہ کرتے۔''

سیدنا مکبر الصوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **(بلند آواز):**

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انداز تخاطب اور صوت و آہنگ، سامعین اور موقع و محل کی ضرورت کے مطابق مختلف انداز اور اسالیب اختیار کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

سیدنا اللسان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **(زبان خلق):**

﴿وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ﴾(۵۹)

''اور دونوں جہانوں میں مجھے راست گو بنادے''

مجاہد اور قتادہ کے نزدیک لسان سے مراد اچھی زبان ہے جب کہ دوسروں کے نزدیک اس سے مراد نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے یعنی جو حق کے ساتھ پیدا ہو اور سچائی بیان کرے اور حضرت ابراہیمؑ کی یہ دعا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت پوری ہوئی۔(۶۰)

''اللسان'' اصل میں بولنے والے آلہ کو کہتے ہیں اس کا اطلاق پیغمبری پر بھی ہوتا ہے اور جو قوم کی طرف

سے نمائندہ ہو اس کو بھی کہتے ہیں۔ (۶۱)

اسی نسبت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک سیدنا اللسن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بلند پایہ خطیب) بھی ہے۔

سیدنا صاحب المنبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (منبر والے نبی):

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبات ارشاد فرمانے کے لیے منبر کا بھی استعمال فرمایا:

''حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے قبل کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگایا کرتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے منبر رکھا گیا تو تنا شدت غم سے رو دیا۔'' (۶۲)

ایک روایت کے مطابق جب نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے تو وہ لکڑی کا تنا اس طرح تکلیف سے رویا کہ جیسے اونٹنی اپنے بچے پر روتی ہے۔ (۶۳)

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے مبارکہ سیدنا القاص علی المنبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (منبر پر خطاب فرمانے والے اور سیدنا راق علی المنبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (منبر مبارک پر قدم رکھنے والے) بھی ہیں۔

''حضرت ابو سعید ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لکڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قوم میں سے ایک آدمی آیا۔ اُس نے عرض کیا اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک چیز تیار کر دوں، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر بیٹھیں تو معلوم ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! بناؤ تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے منبر تیار کر دیا۔'' (۶۴)

سیدنا الموعظۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سراپا نصیحت):

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتخولھم بالموعظۃ والعلم کی لاینفروا (۶۵)

''حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں نصیحت اور تعلیم دینے کے لیے کچھ دن مقرر فرما لیتے تھے اور ان کے اُکتا جانے کے خیال سے انہیں روز وعظ نہ فرماتے تھے۔''

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وعظ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر مشتمل ہوتا۔

سیدنا الواعظ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (وعظ فرمانے والے):

﴿قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ﴾ (۶۶)

''فرما دیجئے (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک (اللہ) کی طرف دعوت دیتا ہوں۔''

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اضحی او فطر إلی المصلی ثم انصرف فوعظ النّاس أمرهم بالصدقة. (۶۷)

''حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے اور ان لوگوں کے لیے وعظ فرمایا اور ان کو صدقات کا حکم دیا۔''

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وعظ سے اُمت کی خیر خواہی مقصود و مطلوب تھی۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک اسم مبارک سیدنا الناصح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اُمت کے خیر خواہ) بھی ہے۔

سیدنا المجادل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کفار سے (بذریعہ دلیل) بحث کرنے والے):

﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ (۶۸)

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب کی راہ کی طرف، علم و حکمت، اچھی نصیحت کے ذریعے بلائیے اور ان کے ساتھ احسن طریق پر بحث کیجئے۔''

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ تین طریقوں سے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں باقی کسی کو ہدایت یافتہ بنا دینا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منصب نہیں ہے۔

حکمت سے مراد کسی چیز کو اپنے مقام پر رکھنا ہے یعنی حق کے موافق قرار دینا جب کہ موعظت سے مراد نیکی کے کاموں کو اس طرح یاد دلانا ہے کہ دل نرم ہو جائیں۔ (۶۹)

اس آیت مبارکہ میں دعوت و تبلیغ اسلام کے بنیادی اُصول وآداب اور مکمل نصاب موجود ہے۔

۱- دعوت بالحکمت: اہل علم و فہم کے لیے ہے۔

۲- دعوت بالمواعظ: عوام کے لیے ہے۔

۳- مجادلہ: ان لوگوں کے لیے جن کے دل عناد و ضد کی بنا پر دعوت قبول کرنے سے منکر ہوں۔

سیدنا المبتہل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مباہلہ کرنے والے):

﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ﴾ (۷۰)

''آپ فرما دیجیے کہ آ جاؤ! ہم تمہیں بلالیں اور اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور خود اپنی جانوں کو پھر ہم سب مل کر خوب دل سے دعا کریں۔''

لغت میں ابتہال کے دو معنی ہیں عاجزی کے ساتھ اللہ سے دعا کرنا اور لعنت کرنا اور یہ دونوں اقوال ابن عباسؓ سے مروی ہیں۔ کلبی سے روایت ہے کہ بہت کوشش کے ساتھ دعا کرنا اور عطاء نے اس آیت کی یہ تفسیر کی ہے کہ ہم جھوٹوں پر لعنت بھیجیں۔ (۷۱)

امین اصلاحی بیان کرتے ہیں کہ سلسلہ تبلیغ میں عصر حاضر کی اجتماعی ترقیوں سے بھرپور استفادہ حاصل کرنا چاہیے لیکن خلاف وقار اور غیر شرعی اُمور سے احتراز کرنا چاہیے۔ مخاطب کی نفسیات کا لحاظ رکھتے ہوئے عمومی و منطقی اور تدریجی طرز استدلال اپنانا چاہیے۔ (۷۲)

سیدنا المشبک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (انگلیوں میں تشبیک دینے والے):

عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلمفی انہ قال ان المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضاً وشبّک بین اصابعہ. (۷۳)

''حضرت ابوموسیٰؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مؤمن مؤمن کے لیے مثل عمارت ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت دیتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگلیوں میں تشبیک فرمائی۔''

اس ضمن میں مولانا عبدالحئی ایک خوب صورت نکتہ بیان کرتے ہیں کہ منطق اور دلیل کے ذریعہ لوگوں کو خاموش کرنا آسان ہے لیکن کسی چیز کو قبول کرنے کے لیے آمادہ کرنے کے لیے جذبات کو اپیل کرنا بہت ضروری اور اہم بات ہے۔ (۷۴)

سیدنا کثیر الوفود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (زیادہ وفود والے):

ابن ہشام بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابوعبیدہؓ نے حدیث بیان کی ہے کہ نویں ہجری کا واقعہ ہے کہ یہ وفود کا سال کہلاتا ہے اور ابن اسحاق نے بھی ایسا ہی کہا ہے کہ فتح مکہ کے بعد جب وہ تبوک کی جنگ سے بھی فارغ ہوئے اور قبیلہ ثقیف بھی مسلمان ہو گیا تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کے لیے تمام اطراف سے جمع ہونا شروع ہو گئے اور اس سے قبل وہ منتظر تھے کہ خاندان قریش کیا حالت اختیار کرتا ہے لیکن جب اسلام نے

اپنے قدم خوب مضبوطی سے جما لیے اور اللہ کریم نے اسے ظفر مند کیا اور ان کی اُمید جاتی رہی تو وہ جوق در جوق دین اسلام میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔(۷۵) تبلیغ دین اسلام کا ایک انداز جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اختیار فرمایا وہ مختلف قبائل کی طرف دعوت توحید پر مشتمل خطوط بھیجنا اور وفود کی بیعت لینا تھا۔

سیدنا کثیر الکتاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (زیادہ کاتبوں والے):

ایک روایت کے مطابق نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھبیس کاتب تھے جیسا کہ ثقہ علماء سے ثابت ہے جب کہ عراقی کی سیرت میں بیالیس کاتبوں کا ذکر آیا ہے۔ ان میں خلفاء راشدین عامر بن فہیرہ، عبداللہ بن ارقم ؓ کا نام قابل ذکر ہے کیوں کہ یہ لوگ رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بادشاہوں کے نام خط لکھا کرتے تھے۔(۷۶)

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے کوئی اڑھائی سو خطوط تاریخ نے محفوظ کیے ہیں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف قبائلی شیوخ، صوبہ جاتی افسروں اور ہمسایہ حکمرانوں کے نام تحریر کروائے۔ ان خطوط کو طبری، ابن قیم، قسطلانی اور قلقشندی نے اپنی کتابوں میں محفوظ کیا ہے۔(۷۷)

سیدنا کثیر المؤذنین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (زیادہ مؤذنوں والے):

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤذنوں میں حضرت بلال ؓ، عبداللہ بن اُم مکتوم ؓ، مدینہ منورہ میں سے مؤذن تھے جب کہ عمار بن یاسر ؓ کے غلام سعد القرظ ؓ تھے جو قبا میں مؤذن تھے۔ حضرت ابو محذورہ ؓ مکہ مکرمہ میں مؤذن تھے اور حضرت زیاد بن حارث صدائی اور عبدالعزیز نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک مرتبہ اذان کہی۔(۷۸) اذان بھی تبلیغ دین اسلام میں معاون ہے کیوں کہ یہ پانچ وقت نہ صرف مسلمانوں کا اللہ کی یاد دلاتی ہے بلکہ غیر مسلموں کے لیے سحر انگیز بلاوا بھی ہے۔

سیدنا کثیر العطایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (زیادہ بخشش کرنے والے):

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بحرین سے کچھ مال لایا گیا تو وہ اس قدر زیادہ تھا کہ اس سے پہلے اتنا مال نہیں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے چلے گئے اور اُس کی طرف التفات بھی نہیں کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارا مال بانٹ دیا.... **فما قام رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وثم منها درهم** پس نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال میں نہیں کھڑے ہوئے کہ وہاں ان میں سے ایک درہم بھی باقی ہو۔(۷۹)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مال کو اس قدر فراخی اور وسعت قلبی سے خرچ کرنا، ایک طرف تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے زہد وتقویٰ پر دلیل ہے جب کہ دوسری جانب یہ سخاوت نو مسلموں کی تالیف قلب کا باعث بنی۔ انفاق فی سبیل اللہ بھی بحیثیت مبلغ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوی فراست پر ایک قوی دلیل ہے۔

سیدنا الراحل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مسافر پیغمبر):

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت وتبلیغ اسلام کے لیے بے شمار سفر کیے اور صعوبتیں اُٹھائیں، سفر طائف اور مختلف غزوات میں شمولیت اور سوئے مدینہ ہجرت اس کی نمایاں مثالیں ہیں۔

عن معمر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ قال کنت ارحل لرسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **فی حجۃ الوداع.** (۸۰)

''حضرت معمر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ سفر کے دوران میں حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری پر زین وغیرہ کسا کرتا تھا۔''

سیدنا دائم العمل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عمل میں مداومت اختیار کرنے والے):

عن مهاجر بن حبیب رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **قال اللّٰہ تعالی انی لست کل کلام الحکیم اقبل ولکنی اقبل همه وهواه فان کان همه وهواه فی طاعتی جعلت صمته حمداً لی و وقار او ان لم تکلم.** (۸۱)

''حضرت مہاجر بن حبیب ؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں دانا کی بات قبول نہیں کرتا لیکن دانا کی کوشش اور محنت کو قبول فرماتا ہوں اگر اس کی کوشش اور خواہش میں تابعداری بھی ہوگی اس کی خاموشی کو میں اپنے لیے تعریف اور اس کے لیے عزت کردوں گا اگرچہ وہ زبان سے ایک لفظ بھی نہ بولے۔'' سیدنا العامل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عامل پیغمبر):

عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنها قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **یعمل عمل یثبتهٗ.** (۸۲)

''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو عمل کرتے اُس پر ہیشگی فرماتے۔''

سیدنا أسوۃ الحسنۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اسوۂ حسنہ):

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (۸۳)

’’بے شک تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات میں اُسوۂ حسنہ ہے۔‘‘

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغ اسلام کے لیے ایسے جان دار، شان دار اور متحرک اسلوب اپنائے کہ تاریخ عالم میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عمل سے نمونہ پیش کیا۔ دعوت وتبلیغ کا یہ وہ منفرد اور مؤثر انداز تھا جس نے لوگوں کے قلوب واذہان کو مسخر کر لیا۔ یہ دعوت حق کی وہ قوت تھی جس میں ہر قسم کی فتوحات کا راز پنہاں ہوتا ہے اور اس میں دعوت حق کی ہمہ گیری کو بھی بڑا عمل دخل حاصل ہوتا ہے۔ (۸۴)

دعوت بالعمل تمام اسالیب دعوت وتبلیغ میں سے سب سے مؤثر اور بہترین انداز ہے اور نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبلغ وداعی ہونے پر اور نبوی فراست پر بہترین دلیل ہے۔ تبلیغ اسلام اور دعوت دین کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوی عبقریت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جوامع الکلم عطا کیے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام اہل بلاغت کی سیادت حاصل تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو کی سحر انگیزی، قوت بیان، انداز تخاطب، الفاظ وتراکیب کا مناسب انتخاب واستعمال اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پر اثر اسلوب بیاں کے اثرات ہر فرد کے قلب وذہن پر اس کی استطاعت کے مناسب حال وارد ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتگو فرماتے تو اصحاب مکمل متوجہ ہو جاتے، حکمت کے موتی بکھیرتے تو اہل دانش کے لیے خاموش ہونے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ صدق وصفا کا اظہار فرماتے تو دل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شیریں بیانی سے نرم پڑ جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی شعلہ بیانی سے شر وفساد کا قلع قمع فرماتے۔ دعوت ورسالت کے دلائل بیان کرتے تو تاریکی کے بادل چھٹ جاتے اور عقول روشن ہو جاتیں۔

خطیب دو جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کے تبلیغی اور دعوتی مشن کے دوران فنی نزاکتوں کی رعایت کرتے ہوئے مؤثر اسلوب بیان بھی اختیار کیا۔ امثلہ واستعارات سے بھی کام لیا۔ دوسروں کی عزت نفس کا پاس رکھتے ہوئے اشارے کنائے سے بھی تبلیغ فرمائی۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے راستوں پر حدود وقیود بھی مقرر کیں اور دائمی عمل سے نمونہ پیش کر کے دعوت تبلیغ اسلام کے عالم گیر مشن کو نقطۂ کمال تک پہنچایا۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ المائدہ: ۶۷

۲۔ الکازرونی، عماد الدین، منصور بن الحسن، علامہ، حاشیہ الکازرونی علی البیضاوی، بیروت، لبنان: دار الفکر، ۳۳۸/۲

۳۔ ابوسعود، العمادی، محمد بن محمد م:۹۸۲ھ،تفسیر ابی السعود المعروف بہ ارشاد العقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم،تفسیر ابی السعود، بیروت: داراحیاء التراث العربی،۴/ ۷۸

۴۔ القشیری، مسلم بن حجاج، المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی، باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حدیث نمبر۱۲۱۸، ۸۸۶/۲

۵۔ الانعام:۱۳۹

۶۔ بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، امام، الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ وسننہ وایامہ، دمشق: دار طوق النجاۃ،۱۴۲۲ھ، باب ھدایا العمال، حدیث نمبر ۷۱۷۴، ۷۰/۹

۷۔ النساء:۶۳　　　　۸۔ المائدۃ:۶۷

۹۔ ابی داؤد، سلمان بن اشعث ،سنن ابی داؤد، بیروت، لبنان: المکتبۃ العصریہ صیدا، باب: قدر القراءۃ فی صلاۃ الظھر ،حدیث نمبر۸۰۸، ۲۱۳/۱

۱۰۔ سورۃ الانعام:۵۷　　　　۱۱۔ سورۃ البینۃ:۱

۱۲۔ سعیدی، غلام رسول، مولانا، تبیان القرآن، لاہور: مکتبہ فریدیہ، اردو بازار، ۴۹۵/۳

۱۳۔ سورۃ الرحمٰن:۴　　　　۱۴۔ سورۃ القیامہ:۱۹

۱۵۔ رازی، فخر الدین،تفسیر کبیر، بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی،۱۴۲۱ھ، ۷۴۹/۱۰

۱۶۔ ماتریدی، ابومنصور، محمد بن محمد، م:۳۳۳ھ،تاویلات اہل السنۃ، بیروت، لبنان: موسسۃ الرسالۃ، ۱۴۲۵، ۳۴۹/۵

۱۷۔ ابوانیس، محمد برکت علی ، لدھیانویؒ ، اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،فیصل آباد: دار الاحسان پبلیکیشنز،،۲/ ۷۷۸

۱۸۔ الحج:۳۹

۱۹۔ سعیدی، غلام رسول، مولانا، تبیان القرآن، ۷/ ۵۷۷　　　　۲۰۔ ابراہیم:۴

۲۱۔ السھیلی ، ابوالقاسم ،عبدالرحمٰن بن عبداللہ، الروض الانف فی شرح السیر النبویہ لابن ھشام، بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی،۱۴۲۱ھ،۱۷۳/۴

۲۲۔ النحل:۴۴　　　　۲۳۔ سورۃ الحجر:۹۴

۲۴۔ الشوکانی، محمد بن علی، فتح القدیر، بیروت، دمشق: دار ابن کثیر،۱۴۱۴ھ، ۱۳۹/۳

۲۵۔ سورۃ الاحقاف:۳۱　　　　۲۶۔ سعیدی، غلام رسول، مولانا، تبیان القرآن،۱۰۹/۱۱

۲۷۔ سورۃ الاحزاب:۴۶　　　　۲۸۔ سعیدی، غلام رسول، مولانا، تبیان القرآن، ۵۰۷/۱

۲۹_الزرقانی، ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف بن احمد مصری م: ۱۱۲۲ھ شرح الزرقانی المواهب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ، بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ، ۳/ ۱۳۹

۳۰_الزبیدی، الحسینی، محمد مرتضیٰ، سید، تاج العروس من جواھر القاموس، بیروت، لبنان: دار الفکر للطباعۃ والنشر و التوزیع ۱۴۱۴ھ، ۴/ ۳۵۲

۳۱_المومن: ۴۹

۳۲_ الطبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید م: ۳۱۰ھ، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، بیروت، لبنان: دار الشامیہ، ۱۳/ ۱۳۰-۱۳۲

۳۳_النجم: ۲-۳　　　　۳۴_سعیدی، غلام رسول، مولانا، تبیان القرآن، ۱۱/ ۴۸۲

۳۵_الاعراف: ۱۵۷

۳۶_الصالحی، الشامی محمد بن یوسف، سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۴ھ، ۱/ ۵۳۷

۳۷_ البقرۃ: ۱۴۳

۳۸_ البیہقی، ابوبکر، احمد بن حسین م: ۴۵۸ھ، امام، سنن الکبریٰ، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ، ۶/ ۴۹۲

۳۹_البقرۃ: ۱۱۹　　　　۴۰_الاحزاب: ۴۵　　　　۴۱_ مریم: ۹۷

۴۲_سعیدی، غلام رسول، مولانا، تبیان القرآن، ۷/ ۳۱۹　　　　۴۳_سورۃ ہود: ۱۲

۴۴_ ابوانیس، محمد برکت علی، لدھیانوی، اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۵/ ۲۵۵

۴۵_ ابن ابی حاتم، ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد، تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم، المملکۃ السعودیۃ العربیۃ: مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، ۱۴۱۹ھ، ۷/ ۲۲۳-۲۲۶

۴۶_الفرقان: ۵۲　　　　۴۷_ النساء: ۱۶۵

۴۸_ عبداللہ انصاری، خواجہ، کشف الاسرار، وعدۃ الابرار، تہران: مطبوعہ انتشارات امیر کبیر، ۱۳۷۱ھ، ۳/ ۵۱۵

۴۹_ ابن سعد، محمد بن ابوعبداللہ، الطبقات الکبریٰ، بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۹۶۸ء، ۱/ ۱۱۳

۵۰_ ظفر محمود، حکیم، پیغمبر اسلام اور فصاحت و بلاغت، لاہور: نشریات، ص ۱۳۰

۵۱_ الشیبانی، ابوعبداللہ، احمد بن حنبل، المسند لامام احمد بن حنبل، موسسۃ الرسالۃ، ۱۴۲۱ھ، حدیث نمبر ۱۳۸۰۵، ۲۳/ ۱۱۳

۵۲۔ ابن الاثیر، ابوالحسن، علی بن ابی الکرم، الکامل فی التاریخ، ۱/۴۲۰
۵۳۔ ابن جوزی، ابوالفرج، جمال الدین، امام، عبدالرحمن، وفاء الوفاء باحوال المصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فیصل آباد: مکتبہ نوریہ رضویہ، ص ۴۵۶
۵۴۔ ابن کثیر، ابو الفداء، عماد الدین اسماعیل، البدایۃ والنھایۃ، بیروت، لبنان: مطبوعہ دار الفکر، ۱۴۰۸ھ، ۶/۳۱
۵۵۔ الصالحی، سبل الہدیٰ والرشاد، ۴/۱۳۰
۵۶۔ مسلم بن الحجاج القشیری، امام، صحیح المسلم، باب: کتاب المساجد، حدیث نمبر ۲۳ھ، ۱/۳۷۱
۵۷۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی، امام، سنن ابی داؤد، م: ۲۷۵ھ، بیروت، لبنان: المکتبۃ العصریہ، صیدا، باب الہدیٰ فی الکلام، حدیث نمبر ۴۸۳۹، ۷/۲۰۷
۵۸۔ بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، امام، الجامع الصحیح، باب من اعاد الحدیث ثلاثا، حدیث نمبر ۹۵، ۱/۳۰
۵۹۔ سورۃ الشعراء، ۸۴
۶۰۔ ابن کثیر، ابو الفداء عماد الدین اسماعیل، حافظ، تفسیر القرآن العظیم، بیروت، لبنان: مطبوعہ دار الفکر، ۱۴۱۸ھ، ۳/۲۲۸
۶۱۔ الصالحی، سبل الہدیٰ والرشاد، ۱/۶۲
۶۲۔ بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، امام، الجامع الصحیح، باب علامات النبوۃ، حدیث نمبر ۳۵۸۳، ۴/۱۹۵
۶۳۔ الہیثمی، نورالدین، علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، بیروت، لبنان: مطبوعہ دار الکتب العربی، ۲/۱۸۰
۶۴۔ ایضاً
۶۵۔ بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، امام، الجامع الصحیح، باب ما کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۱/۱۶
۶۶۔ سبا: ۳۹
۶۷۔ بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، امام، الجامع الصحیح، باب الزکاۃ علی الاقارب، حدیث نمبر ۱۴۶۲، ۲/۱۲۰
۶۸۔ سورۃ النحل: ۱۲۵
۶۹۔ مشتاق احمد مولانا، دعوت وتبلیغ، تعلیم وتربیت کے آداب واصول، لاہور، ادارہ اسلامیات،

۱۴۲۰ھ، ص۱۵۲

۷۰۔ سورۃ آل عمران: ۶۰

۷۱۔ الواحدی، ابوالحسن، علی بن احمد، معجم الوسیط، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱/ ۴۴۵

۷۲۔ اصلاحی، امین احسن، مولانا، دعوت دین اور اس کا طریقہ کار، لاہور: فاران فاؤنڈیشن، ص۱۹-۲۵

۷۳۔ بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، امام، الجامع الصحیح، باب تعاون المومنین، حدیث نمبر ۶۰۲۶، ۱۲/۸

۷۴۔ ابوسلیم، محمد عبدالحئی، تبلیغ کی حکمت، لاہور، اسلامک پبلیکیشنز، ۱۹۶۲ء، ص ۷۵

۷۵۔ ابن کثیر، ابوالفداء، عماد الدین اسماعیل، البدایۃ والنھایۃ، ۵/ ۴۰

۷۶۔ الحلبی، برہان الدین، امام، ابوالفرج، علی بن ابراہیم: م: ۱۰۴۴ھ، سیرۃ الحلبیہ، بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۷ھ، ۳/ ۴۴۴

۷۷۔ حمیداللہ، ڈاکٹر، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیاسی زندگی، لاہور: نگارشات، ۲۰۱۳ء، ص ۱۱۳

۷۸۔ الحلبی، برہان الدین، امام، سیرۃ الحلبیہ، ۳/ ۴۲۶

۷۹۔ بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، امام، الجامع الصحیح، باب القسمۃ، حدیث نمبر ۳۳۱، ۱/ ۱۹۱/ ۶۰

۸۰۔ احمد بن حنبل الشیبانی، امام، المسند لامام احمد، باب: حدیث معمر بن عبد اللہؓ، حدیث نمبر ۲۷۲۴۹، ۴۵/ ۲۲۱

۸۱۔ الدارمی، ابوعبداللہ بن عبد الرحمن، امام، سنن الدارمی، المملکۃ السعودیۃ العربیۃ: دار المغنی للنشر والتوزیع، باب العمل بالعلم، حدیث نمبر ۲۵۸، ۱/ ۳۱۶

۸۲۔ احمد بن حنبل الشیبانی، امام، المسند لامام احمد، باب: مسند الصدیقۃ عائشہؓ، حدیث نمبر ۲۴۷۷۷، ۴۱/ ۲۹۳

۸۳۔ سورۃ الاحزاب: ۲۱

۸۴۔ محمود احمد ظفر، حکیم، اسلام کی دعوتی قوت، لاہور: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۰۳ء، ص ۷۷

☆ زیر مطالعہ آرٹیکل میں تمام اسمائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوانیس محمد برکت علی لدھیانویؒ کی تصنیف عالیہ "اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" سے ماخوذ ہیں۔

☆☆☆☆☆